دسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

جمعرات 20 نومبر 2008

بابت

محکمہ داخلہ

پولیس آفیسران اور ملازمین کو چیک کرنے کے اختیارات کا مسئلہ

*208: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2002 سے قبل ہر ضلع میں تعینات اعلیٰ پولیس ملازمین کو چیک کرنے کے اختیارات ڈی سی اور کمشنر کے پاس تھے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2002 کے بعد متعلقہ قوانین میں ترمیم کر دی گئی ہے جس کے تحت ضلع اور صوبہ میں تعینات پولیس ملازمین کو چیک کرنے کا اختیار صرف پولیس افسران کو ہے انتظامی افسران کے پاس نہ ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان افسران پر چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے ؟

(د) کیا حکومت پولیس افسران اور ملازمین کو چیک کرنے کا اختیار ڈی سی او اور دیگر انتظامی افسران کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 9 مئی 2008 تاریخ ترسیل 22 مئی 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

چائلڈ پروٹیکشن بیورو اینڈ ویلفیئر کے بورڈ آف گورنرز کی تعداد دیگر تفصیل

*266: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے بورڈ آف گورنرز کی تعداد اور موجودہ ممبران کے نام بتائے جائیں ؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے اب تک جتنے چیئر پرسن رہ چکے ہیں، ان کے ناموں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بیورو میں چیئر پرسن کو صوابدیدی اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں اس سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے صوبائی اسمبلی پنجاب کے 3 ممبران بھی بورڈ آف گورنرز کے رکن ہوتے ہیں، اس وقت کون سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران بورڈ آف گورنرز کے رکن ہیں، ان کے نام بتائے جائیں ؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران میں سے بھی بورڈ آف گورنرز کا چیئر پرسن ہو سکتا ہے ؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیورو کے بورڈ آف گورنرز کے پاس کمیٹیاں بنانے کا اختیار ہے اگر ہاں تو اب تک کتنی کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں، ہر کمیٹی کے اراکین کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(ز) ان کمیٹیوں کو بورڈ کی طرف سے کس قسم کے اختیارات منتقل کئے جاتے ہیں ؟

(ک) اگر بورڈ آف گورنرز ہر ضلع میں سپیشل کمیٹیاں بھی تشکیل دیتا ہے، تو ہر ضلع کی کمیٹی کے اراکین کے ناموں سے آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2008 تاریخ ترسیل 3 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے بورڈ آف گورنرز کی تعداد 18 ہے اور موجودہ ممبران کے نام درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام	عہدہ
-1	وزیر اعلیٰ پنجاب	سرپرست اعلیٰ
-2	ڈاکٹر فائزہ اصغر	چیئر پرسن
-3	سیکرٹری حکومت پنجاب، محکمہ داخلہ	ممبر

4-	سیکرٹری حکومت پنجاب، محکمہ سماجی بہبود	ممبر
5-	سیکرٹری حکومت پنجاب، محکمہ لوکل گورنمنٹ	ممبر
6-	مسز نازیہ راحیل ایم پی اے (حکومتی بینچ)	ممبر
7-	مسز شبینہ ریاض، ایم پی اے (حکومتی بینچ)	ممبر
8-	شمشاد حسین قریشی (پروگرام آفیسر) (یونیسف)	ممبر
9-	نمائندہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن	ممبر
10-	محترمہ کوثر سہیل، پروفیسر نفسیات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور	ممبر
11-	اختر حسین شمسی، پرنسپل گورنمنٹ ماڈل کالج برائے طلبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	ممبر
12-	چودھری محمد منیر، سوشل ورکر و اعزازی کونسلیٹ جنرل یو اے ای	ممبر
13-	مسز نجمہ حمید، ایم پی اے، راولپنڈی	ممبر
14-	مسز ثریا انوار، ایس او ایس، چلڈرن ولیج، لاہور	ممبر
15-	مسٹر امتیاز پرویز، لاہور بزنس ایسوسی ایشن برائے بحالی معذوراں	ممبر
16-	مسز نسرین نواز، مکان نمبر 257 بلاک ایف، رحمان پورہ، وحدت روڈ لاہور	ممبر
17-	ڈائریکٹر جنرل، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو	ممبر / سیکرٹری

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے اب تک صرف ایک ہی چیئرپرسن رہی ہیں اور وہ ڈاکٹر فائزہ اصغر ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی بورڈ آف گورنرز کی چیئرپرسن کو صوابدیدی اختیارات حاصل ہیں۔ تاہم محکمہ خزانہ نے بعض اختیارات دیئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے 3 ممبران بھی بورڈ آف گورنرز کے رکن ہوتے ہیں ان میں مسز نازیہ راحیل، ایم پی اے اور مسز شبینہ ریاض، ایم پی اے کا تعلق حکومتی بینچوں سے ہے جب کہ تیسرے ایم پی اے کی نامزدگی قائد حزب اختلاف کرے گا۔ تاہم مسز نجمہ حمید، ایم پی اے غیر سرکاری ممبر کے طور پر بورڈ آف گورنرز کی رکن نامزد ہوئی ہیں۔

(ہ) یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران میں سے بھی بورڈ آف گورنرز کا چیئرپرسن ہو سکتا ہے۔

(و) اب تک بورڈ آف گورنرز نے مندرجہ ذیل کمیٹیاں تشکیل دی ہیں:۔

نمبر شمار	کمیٹی کا نام	ممبران	عہدہ
1-	بھرتی کمیٹی	ڈاکٹر فائزہ اصغر	چیئرپرسن
		ڈائریکٹر جنرل (بیورو)	ممبر
		نمائندہ ایس اینڈ جی اے ڈی	ممبر
		نمائندہ ہوم ڈیپارٹمنٹ	ممبر
		ڈاکٹر پرویز حسن	ممبر
		اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بیورو)	ممبر
2-	فنانس مانیٹرنگ کمیٹی	ڈاکٹر فائزہ اصغر	چیئرپرسن

		ڈائریکٹر جنرل (بیورو)	ممبر
		ڈپٹی سیکرٹری (محکمہ خزانہ)	ممبر
		ڈپٹی سیکرٹری (محکمہ داخلہ)	ممبر
		فاورق امجد میر	ممبر
		محترمہ بشریٰ گردیزی	ممبر
3-	قواعد کمیٹی	ڈاکٹر فائزہ اصغر	چیئرپرسن
		ڈائریکٹر جنرل (بیورو)	ممبر
		ڈپٹی سیکرٹری (محکمہ قانون)	ممبر
		ڈپٹی سیکرٹری (محکمہ داخلہ)	ممبر
		اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بیورو)	ممبر
4-	ایگزیکٹو کمیٹی	ڈاکٹر فائزہ اصغر	چیئرپرسن
		سیکرٹری (داخلہ)	ممبر
		سیکرٹری (سماجی بہبود)	ممبر
		فاروق امجد میر	ممبر
		محترمہ بشریٰ گردیزی	ممبر
5-	عوامی اگاہی کمیٹی	ڈاکٹر فائزہ اصغر	چیئرپرسن
		سیکرٹری (محکمہ داخلہ)	ممبر
		سیکرٹری (محکمہ اطلاعات)	ممبر
		ڈائریکٹر جنرل (بیورو)	ممبر
		ڈائریکٹر جنرل (تعلقات عامہ)	ممبر
		اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بیورو)	ممبر

(ز) ان کمیٹیوں کا کام بورڈ کو صرف سفارشات پیش کرنا ہے۔

(ح) بورڈ آف گورنرز نے ابھی تک کسی بھی ضلع میں کوئی سپیشل کمیٹی تشکیل نہ دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2008)

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے اب تک کیسز کی تعداد، بچوں کی والدین کو سپردگی کا مسئلہ

***267: محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ذریعے دوسرے شہروں، صوبوں اور ممالک سے گمشدہ بچے گئے یا گھروں سے بھاگے بچوں کو واپس لا کر ان کے والدین کے سپرد کیا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ بیورو میں کس قسم کے بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے نیز کتنی عمر تک کے بچوں کو وہاں پر لایا جاتا ہے اور کتنی عمر تک بچے ادارے کے پاس رہ سکتے ہیں؟

(ج) اب تک جنسی تشدد کے کتنے بچے بیورو کے پاس لائے گئے ہیں؟

(د) کیا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی عدالتیں بھی موجود ہیں، اگر ہاں تو کتنی ہیں اور ان میں اب تک کتنے کیس رجسٹر ہوئے ہیں اور ان میں سے کتنے کیسوں کا فیصلہ ہوا ہے؟

(ہ) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ادارے کے قیام سے اب تک کتنے بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2008 تاریخ ترسیل 3 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو اینڈ ویلفیئر بیورو کے ذریعے دوسرے شہروں صوبوں اور ممالک سے گم شدہ بچے گئے یا گھروں سے بھاگے بچوں کو واپس لا کر ان کے والدین کے سپرد کیا جاتا ہے۔

(ب) بیورو میں ایسے بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہو اور جو بھیک مانگتے ہوں جن کا اپنا گھر نہ ہو جو والدین کے کنٹرول سے باہر ہوں یا جن کے والدین تحفظ فراہم نہ کر سکتے ہوں یا ایسے بچے جن کو خطرہ ہو کہ وہ کسی تشدد کا شکار ہو سکتے ہوں یا وہ بچے ایسی جگہ رہ رہے ہیں جہاں عورتیں غلط کاری میں ملوث ہوں ایسے تمام بچے اٹھارہ سال کی عمر تک ادارہ میں رہ سکتے ہیں۔

(ج) جنسی تشدد کے شکار بچوں کا تناسب بارہ فیصد ہے۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن بیورو اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام صرف ایک عدالت لاہور میں کام کر رہی ہے جبکہ دوسرے شہروں میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج یہ کام سرانجام دے رہے ہیں چائلڈ پروٹیکشن کورٹ لاہور میں اب تک چالیس کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں جن میں چونتیس کیسوں کا فیصلہ ہو چکا ہے جبکہ چھ کیس باقی ہیں۔

(ہ) چائلڈ پروٹیکشن بیورو اینڈ ویلفیئر بیورو اب تک 7260 بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کر چکا ہے جبکہ اس وقت بھی ادارے میں 623 بچے موجود ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2008)

ضلع لاہور میں پولیس اسٹیشنز کی تعداد و دیگر تفصیل

***305-میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے پولیس اسٹیشنز اور کتنی پولیس چوکیاں ہیں اور ان میں کتنی پولیس نفری موجود ہے، مکمل تفصیلی فہرست ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ضلع لاہور میں پولیس نفری مکمل ہے یا کم ہے ہر پولیس اسٹیشن کے مطابق کمی کی نشاندہی کی جائے؟

(تاریخ وصولی 17 مئی 2008 تاریخ ترسیل 4 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع لاہور میں کل 77 پولیس اسٹیشن اور 14 پولیس پوسٹ قائم ہیں۔ جہاں پر کل نفری انسپکٹر 68، سب انسپکٹر 326، اے ایس آئی 406، ہیڈ کنسٹیبل 5236 تعینات ہیں تھانہ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ضلع ہذا کی نفری درج ذیل ہے:-

نوعیت	FC	HC	ASI	SI	INSP
منظور نفری	19861	3086	1955	1332	226
موجودہ نفری	20011	2327	1255	916	310
کمی نفری	+150	- 759	−700	−416	+84

جبکہ پولیس اسٹیشن کی منظوری نفری ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 30 اگست 2008)

لاہور-بیوٹی پارلر پر ڈکیتی کے ملزم کی گرفتاری وفرار کا معاملہ

***378: میاں محمد اسلم ایڈووکیٹ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ سمن آباد ضلع لاہور میں بیوٹی پارلر پر ڈکیتی کرتے ہوئے ملزم ندیم مہر گرفتار ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دو سب انسپکٹرز منصور اکبر اور سعادت وڑائچ نے مک مکا کر کے ملزم مذکور ندیم مہر کو فرار کروا دیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایس پی خالد متین نے کارروائی کرتے ہوئے ان دو انسپکٹرز کے خلاف پولیس آرڈر 2002 کے تحت مقدمہ درج کر کے ان کو حوالات میں بند کر دیا تھا؟

(د) کیا حکومت ان دو انسپکٹرز اور ملزم ندیم مہر کے خلاف سخت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2008 تاریخ ترسیل 11 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

حسب رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انویسٹی گیشن لاہور

(الف) مہر ندیم ولد اللہ دتہ قوم ارائیں سکنہ سید پور ملتان روڈ لاہور بیوٹی پارلر میں ہونے والی چوری میں ملوث پایا گیا اور اس کے خلاف مقدمہ نمبر 197/08 مورخہ 07-05-08 بجرم 380 ت پ تھانہ سمن آباد لاہور درج ہوا اور ملزم کو گرفتار کر کے بند حوالات تھانہ کیا گیا اور بعد ازاں چالان عدالت کیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ملزم ندیم مہر کو مورخہ 07-05-08 کو ہی گرفتار کیا گیا تھا اور اس کو 17-05-08 کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا تاہم ملزم ندیم مہر کی ناجائز اور غیر قانونی مدد کرنے کا مرتکب پا کر ہر دو سب انسپکٹروں کے خلاف پولیس آرڈر 2002 کے تحت مقدمہ کا اندراج کیا گیا ہے۔

(ج) ہر دو سب انسپکٹروں منصور اکبر اور سعادت حسین وڑائچ کے خلاف پولیس نے مقدمہ نمبر 198/08 مورخہ 08-05-08 بجرم ڈی 155/سی/155 پولیس آرڈر 2002 تھانہ سمن آباد درج کیا تھا اور ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے بند حوالات تھانہ کیا تھا۔ پولیس نے از خود ہر دو سب انسپکٹروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ کا اندراج کیا۔ بعد ازاں رٹ پٹیشن نمبر 5241 مورخہ 18-06-08 جو الزام علیہان نے عدالت عالیہ لاہور میں بروئے اخراج مقدمہ مندرجہ بالا دائر کی تھی کو داخل دفتر کروایا اور اس طرح ہر دو سب انسپکٹرز کے خلاف مقدمہ کو بحال کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

ملتان روڈ لاہور میں سٹریٹ کرائمز میں اضافہ

*385: محترمہ آمنہ الفت: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوڈیوال کوارٹرز ملتان روڈ لاہور میں سٹریٹ کرائمز میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، جس سے لوگوں میں خوف وہراس بڑھ رہا ہے ؟

(ب) لاہور سال 2008 میں عوام کی طرف سے سٹریٹ کرائمز اور وارداتوں کے حوالے سے دی گئی درخواستوں کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایک ہی جگہ سوڈیوال پانی والی ٹینکی پر بار بار وارداتیں ہو رہی ہیں ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت نے ان وارداتوں کی روک تھام کے لئے اب تک کیا کارروائی کی ہے اور کتنے ملزم پکڑنے میں کامیاب ہوئی ہے، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 23 مئی 2008 تاریخ ترسیل 9 جون 2008)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ سوڈیوال کوارٹرز میں سٹریٹ کرائمز ہوتے ہیں ان سٹریٹ کرائمز کی روک تھام کے لے سوڈیوال کوارٹرز ملتان روڈ میں موبائل سکواڈ، محافظ، ٹائیگر سکواڈ ہائے تھانہ کی سرکاری گاڑی گشت کرتی ہے، پیدل گشت بھی کی جاتی ہے اور ملازمین کی سادہ کپڑوں میں ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں سوڈیوال کواٹرز ملتان روڈ کے علاقہ میں وارداتوں / سٹریٹ کرائم پر کافی حد تک کنٹرول ہے-

(ب) سال 2008 میں سٹریٹ کرائم کے حوالے سے 5 عدد درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مندرجہ ذیل مقدمات درج کئے گئے ہیں:-

مقدمہ نمبر 08/361 جرم 392 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور، مقدمہ نمبر 08/394 جرم 392 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور مقدمہ نمبر 08/402 جرم 392 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور، مقدمہ نمبر 08/625 بجرم 392 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہوراور مقدمہ نمبر 08/763 جرم 392 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور، مقدمات مندرجہ بالا کی تفتیش بذریعہ شعبہ تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے-

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ پانی والی ٹینکی کا ذکر اس لئے آتا ہے وہ ایک مشہور جگہ ہے گردونواح کی واردات کے بارے میں بھی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ پانی والی ٹینکی پر واردات ہوئی ہے-

(د) مقدمہ نمبر 08/625 مورخہ 08-05-10 بجرم 392 ت پ تھانہ نواں کوٹ ٹریس ہوکر ملزم نعیم شاز دعرف نعیم قوم مغل سکنہ راوی ریحان جی ٹی روڈ مرید کے ضلع شیخوپورہ کو گرفتار کیا گیا، جس سے مال مقدمہ موٹر سائیکل ہنڈا 125 نمبری ایل ایکس جی 7576 برآمد ہوکر بر سپرداری مدعی مقدمہ کے حوالے کی جاچکی ہے دیگر وارداتہائے کو بھی ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش جاری ہے سٹریٹ کرائمز کی روک تھام کے لئے سوڈیوال کوارٹر ملتان روڈ میں موبائلز سکواڈ، محافظ سکواڈ، ٹائیگرز ہائے اور تھانہ کی سرکاری گاڑی گشت کرتی ہے پیدل گشت بھی کی جاتی ہے اور ملازمین کی سادہ کپڑوں میں بھی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں جس کی وجہ سے سوڈیوال کوارٹر ملتان روڈ علاقہ میں وارداتوں سٹریٹ کرائمز پر کافی حد تک کنٹرول ہے مشتبہ گان کی نگرانی کی جا رہی ہے-اس طرح جرائم کے کنٹرول کے لئے تمام تر ممکنہ وسائل اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جارہا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 22-اکتوبر 2008)

لاہور میں جنوری 2007 سے لیکر اب تک جرائم کی صورتحال

***418: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور شہر میں جنوری 2007 سے اب تک ڈکیتی، راہزنی اور اغوا برائے تاوان کی کتنی وارداتیں ہوئی؟

(ب) لاہور شہر میں اغوا برائے تاوان کی پچھلے چار ماہ کتنی وارداتیں ہوئیں، ان میں سے پولیس نے کتنے لوگوں کو بازیاب کروایا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں روز بروز خاص کر جنوری 2007 کے بعد وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے ؟

(د) حکومت ڈکیتی چوری راہزنی اور اغوائی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2008 تاریخ ترسیل 9 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) حسب رپورٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آپریشنز لاہور۔ ضلع لاہور میں جنوری 2007 سے اب تک ڈکیتی کے 195، راہبری 3837 اور اغوا برائے تاوان کے 62 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ب) اغوا برائے تاوان کے عرصہ متذکرہ کے دوران 18 مقدمات درج ہوئے اور 14 مغویان کو برآمد کیا گیا۔

(ج) کچھ ڈویژن ہائے میں جرائم میں اضافہ ہوا ہے اور 2008 میں کچھ ڈویژن ہائے میں کمی ہوئی ہے۔ جس کی وجوہات آبادی میں اضافہ ، بے روزگاری، وسائل میں کمی اور مہنگائی وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ڈویژنل ایس پی صاحبان کی مشاورت اور افسران بالا کے احکامات کی روشنی میں پولیس ڈویژن کی تعداد کم کر کے 6 کر دی گئی ہے۔ مقدمات کی تفتیش کی جلد از جلد میرٹ پر یکسو کرنے پر ڈویژنل ایس پی آپریشن کے ساتھ ساتھ ایس پی انویسٹی گیشن کا تقرر کیا گیا ہے۔ تھانہ جات میں اس سسٹم کے تحت گشت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ٹائیگر سکواڈ، ایگل سکواڈ اور مجاہد سکواڈ کے ذریعے علاقہ میں گشت کو محدود سسٹم کے تحت مؤثر بنایا گیا ہے۔ حساس علاقہ جات میں سی سی کیمرے لگائے گئے ہیں۔ سیکورٹی اینڈ شاپ آرڈیننس کے تحت اہم مارکیٹوں میں سیکورٹی گارڈ تعینات کروائے گئے ہیں۔ پولیس سٹیزن لائزن کمیٹیوں کے ذریعے عوامی رابطہ کو مربوط کیا گیا۔ عوامی تعاون کے ذریعے مختلف علاقہ جات خاص کر دیہاتی علاقوں میں ٹھیکری پہرہ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ تمام اہم مقامات میں ناکہ جات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ پولیس نفری کی جرائم کے سدباب کے لئے تھانہ جات میں خصوصی طور پر بریفنگ دے کر روانہ کیا جاتا ہے نیز فوری رابطہ کے لئے گشت، ناکہ پر ملازمین کو وائرلیس سیٹ مہیا کئے گئے ہیں۔ 15 پر اطلاع مقامی پولیس اور دیگر گشت کناں پولیس سکواڈز فوری امداد کے لئے جائے وقوعہ پر پہنچتے ہیں۔ مختلف وارداتوں کے وقت اور طریقہ کار کے تجزیہ کے بعد لائحہ عمل مثلاً گشت، ناکہ جات وقت اور مقامات میں مناسب تبدیلی کی جاتی ہے۔ وقت بوقت شہر میں ایس او ایس ناکہ جات لگائے جاتے ہیں۔ ناجائز اسلحہ منشیات فروش اور اشتہاریوں کی گرفتاریوں کے لئے خصوصی ہفتہ جات مقرر کئے گئے ہیں۔ سنگین مقدمات کے ملزمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جن سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ مختلف گینگز کی نشاندہی ہونے پر خصوصی اقدامات کئے جاتے ہیں۔ نیز خفیہ نگرانی سفید پارچات میں نفری کا تقرر کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

ضلع اوکاڑہ میں جرائم اور امن عامہ کی صورت حال کی تفصیل

***424: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع اوکاڑہ سال 07-2006 میں ڈکیتی، راہزنی، چوری اور اغوائی کتنی وارداتیں ہوئیں تھانہ وائز تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کس تھانہ کی حدود میں جرائم میں اضافہ ہوا اور کیوں اور اسکو کنٹرول کرنے کیلئے متعلقہ انتظامیہ کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، آگاہ فرمائیں؟

(ج) حویلی لکھا تھانہ کی حدود میں موجودہ ایس ایچ او نے جرائم کو کنٹرول کرنے کیلئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، انکی تفصیل بیان کریں؟

(د) 2006-07 تھانہ حجرہ شاہ مقیم / تھانہ بصیر پور کی حدود میں کن جرائم میں اضافہ ہوا اور کیوں؟

(ہ) اوکاڑہ شہر میں امن عامہ کی صورتحال کو ٹھیک کرنے، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں پر قابو پانے کیلئے موجودہ انتظامیہ کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2008 تاریخ ترسیل 8 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)

نام تھانہ	سال	ڈکیتی	راہزنی	چوری	اغوا
اے ڈویژن	2007	1	21	87	12
	2006	8	28	87	13
بی ڈویژن	2007	-	15	56	13
	2006	1	19	54	7
شاہ بھور	2007	8	4	97	10
	2006	13	7	83	19
صدر اوکاڑہ	2007	6	18	76	40
	2006	19	24	100	41
سٹی رینالہ	2007	7	12	57	16
	2006	4	18	59	15
صدر رینالہ	2007	4	20	52	14
	2006	13	25	75	27
چوچک	2007	1	10	91	19
	2006	5	15	142	28
گوگیرہ	2007	3	9	45	22
	2006	10	15	45	22
ستگھرہ	2007	4	11	73	4
	2006	8	15	85	13
شیر گڑھ	2007	6	6	7	4
	2006	-	-	-	-
صدر دیپالپور	2007	12	12	127	47

	2006	21	19	164	46
سٹی دیپالپور	2007	8	18	138	25
	2006	13	16	125	36
حویلی لکھا	2007	7	22	144	15
	2006	6	28	147	19
حجرہ شاہ مقیم	2007	11	32	131	30
	2006	36	33	92	33
منڈی احمد آباد	2007	4	7	62	19
	2006	5	4	44	10
بصیر پور	2007	4	13	110	39
	2006	13	25	125	39

(ب) یہ کہ تھانہ سٹی رینالہ کے مقدمات ڈکیتی، اغوامیں بالترتیب 3اور ایک مقدمہ کا اضافہ ہوا ہے تھانہ شیر گڑھ یکم جولائی 2007 کو معرض وجود میں آیا تھا اس لئے سال 2007 میں درج شدہ مقدمات کا پچھلے سال سے موازنہ نہ کیا جا سکتا ہے۔ سٹی دیپالپور تھانہ میں بھی راہزنی کے ہیڈ میں 2اور چوری کے ہیڈ میں 13 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے تھانہ منڈی احمد آباد میں جرم راہزنی کے ہیڈ میں 3، چوری کے ہیڈ میں 13 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے تھانہ منڈی احمد آباد میں جرم راہزنی کے ہیڈ میں 3 چوری کے ہیڈ میں 18 اور اغوائے کے ہیڈ میں 9 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے۔ تھانہ بی ڈویژن میں چوری کے دو اور اغوائے کے چھ مقدمات کا اضافہ ہے۔ تھانہ شاہ بھور میں چوری کے 14 مقدمات کا اضافہ نوٹ کیا گیا ہے۔ تھانہ حجرہ شاہ مقیم چوری کے 39 زائد درج ہوئے ہیں نیز سٹی دیپالپور میں اغوا کا ایک مقدمہ زائد درج ہوا ہے۔ زیادہ تر چوری کے مقدمات میں معمولی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ فری رجسٹریشن پالیسی ہے سال 2006 میں ڈکیتی، راہزنی، چوری، اغوائے کے ہیڈ میں 2315 مقدمات جب کہ سال 2007 میں 2035 مقدمات درج ہوئے ہیں جو مجموعی طور پر 280 مقدمات کی کمی آئی ہے۔

جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے ٹھیکری پہرہ کا نظام اور بیٹ گشت کو مؤثر بنایا گیا ہے نیز جناب آئی جی کے حکم کے مطابق ٹی او، ایس مجرمان اشتہاری، عدالتی مفروران کی گرفتاری کی مہم شروع کی گئی ہے جس سے کافی حد تک جرائم میں کمی واقع ہوئی ہے۔

(ج) تھانہ حویلی لکھا کی حدود میں موجود ایس ایچ او مورخہ 08-4-25 کو تعینات ہوا ہے جنہوں نے جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:۔

1۔ ٹھیکری پہرہ کی تنظیم نو: موجودہ ایس ایچ او آغا ناصر نے آتے ہی نمبرداران اور چوکیداران ناظمین و نائب ناظمین سے میٹنگ کر کے ٹھیکری پہرہ اور چوکیدار نظام کی تنظیم نو کی ہے۔

2۔ مؤثر بیٹ گشت کا نظام: موجودہ ایس ایچ او نے جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے بقیہ اوقات کے علاوہ خصوصاً شام 6 بجے سے 12 بجے تک بیٹ گشت کا انتظام کیا ہے۔

3۔ خصوصی ٹیموں کی تشکیل: ایس ایچ او حویلی لکھا نے اہم مقدمات کے لئے خصوصی ٹیموں کی تشکیل دی ہے ان ٹیموں نے گزشتہ ایک ماہ کے دوران دو خطرناک گینگ جس میں مشتاق عرف مشتاقی اور لیاقت عرف لیاقو گینگ گرفتار کئے ہیں جن کی گرفتاری پر کئی سنگین مقدمات ٹریس ہوئے ہیں۔

4۔ مہم برخلاف مجرمان اشتہاری: ایس ایچ او نے افسران بالا کی ہدایت کے مطابق اشتہاری مجرمان کے خلاف مہم جاری رکھی ہوئی ہے جن کی گرفتاری سے علاقہ میں جرائم کی لسر قدرے کنٹرول میں ہے۔

5-سماعت سائلان وفری رجسٹریشن:ایس ایچ او دفتری اوقات کے علاوہ شام 5 بجے سے 7 بجے تک تھانہ میں آنے والے سائلان کی نہ صرف سماعت کرتے ہیں بلکہ ان کے مسائل پر ہمدردانہ غور بھی کیا جاتا ہے نیز حکومتی ہدایت کے مطابق ایف آئی آرز کی فری رجسٹریشن بھی جاری ہے۔

6-کمیونٹی پولیسنگ:۔جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے انسپکٹر ناصر محمود نے الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا سے وابستہ اشخاص کے تعاون سے قصبہ حویلی لکھا کے چوکیدارا نظام اور خفیہ معلومات کے حصول کے لئے مؤثر اقدامات کئے ہیں جن سے نہ صرف عوام اور پولیس کے مابین اختلافات کم ہوئے بلکہ جرائم میں بھی کمی آئی ہے۔

(د) سال 07-2006 کے کرائم کے گوشوارہ میں صرف چوری کے مقدمات میں معمولی اضافہ ہوا ہے جب کہ دیگر سنگین جرائم میں کمی آئی ہے۔مزید براں جرائم کی بیخ کنی کے لئے ریکارڈ یافتہ ملزمان و مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے خصوصی مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔

(ہ) ضلع اوکاڑہ کے تمام تھانہ جات زیادہ تر دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہیں اور چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔جن کو کنٹرول کرنے کے لئے دیہاتی تھانوں میں زیل وائز گشت کا انتظام کیا گیا ہے جب کہ شہری علاقوں میں بیٹ وائز موٹر سائیکل سرکاری گاڑیوں پر گشت کی جاتی اس طرح واردات کو روکنے کے لئے مؤثر انتظامات کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 5 ستمبر 2008)

صوبہ کے تھانوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا معاملہ

*429:راجہ حنیف عباسی ایڈووکیٹ :کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہباز شریف صاحب کی وزارت اعلیٰ کے سابقہ دور میں صوبہ بھر کے تھانوں کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا؟

(ب) اگر ہاں تو مذکورہ منصوبہ پر آج تک عمل کیوں نہیں کیا گیا اور اس ضمن میں تازہ ترین صورت حال کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) 96-1995 میں 6.9 ملین کی لاگت سے ایک منصوبہ تشکیل دیا گیا جس کا مقصد ٹیلی پرنٹر مشین کو ای میل کمیونیکیشن سسٹم میں تبدیل کرنا تھا اس مختص کردہ رقم میں۔/11،40000 روپے کی رقم اردو سافٹ ویئر پروگرام پولیس اسٹیشن ریکارڈ مینجمنٹ سسٹم (PSRMS) کو 1997-06-27 مورخہ Innovative پرائیویٹ لمیٹیڈ کمپنی کو کے لئے مختص کی گئی۔مورخہ 1997-06-27 کو(PSRMS) مینجمنٹ سسٹم کنٹریکٹ دیا گیا، جس کی کاپی فلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔فرم نے تمام مینوئل سسٹم کو سٹڈی کیا اور ایک اردو سافٹ ویئر پروگرام تیار کیا گیا۔سافٹ ویئر کو کمپیوٹر بیورو قربان لائنز میں آزمائشی بنیاد پر ضلع قصور کے پولیس اسٹیشن گنڈا سنگھ، تھانہ اے ڈویژن، تھانہ بی ڈویژن اور تھانہ کھڈیاں کے اصل ریکارڈ کو کمپیوٹر میں فیڈ کیا گیا۔

(ب) آزمائشی مرحلے کے دوران اس اردو سافٹ ویئر کے متعلقہ تمام کمی و بیشی کو ہوم ڈیپارٹمنٹ اور فرم کو مطلع کیا گیا اس معالے کا جائزہ لینے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے انفارمیشن ٹیکنالوجی گورنمنٹ آف پنجاب کے پاس بھجوایا گیا۔انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کی منظوری سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا مقصد اس معاملے پر غور کر کے اپنی تجاویز فراہم کرنا تھا کمیٹی نے تمام معاملات معاہدہ کا بغور جائزہ لینے کے بعد اپنی سفارشات پیش کیں جس کی کاپی فلیگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کمیٹی کی سفارشات پر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے فرم کو 3 سال کے لئے بلیک لسٹ کر دیا اور بینک گارنٹی کے طور پر دیئے گئے۔/11،40،000 روپے واپس خزانے میں جمع کروانے کے احکامات جاری کئے جس کی کاپی "سی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)اس سلسلے میں منسٹری آف انٹیریئر گورنمنٹ آف پاکستان اور نیشنل پولیس بیورو نے 2004 میں ایک پراجیکٹ PROMIS Police Record and office Management Information System) کا آغاز کیا گیا ہے جس کے تحت گزشتہ تین سالوں میں نیٹ ورک اور ہارڈ وئیر کی سہولت پنجاب پولیس کے دفاتر اور تھانوں میں مہیا کی جارہی ہے۔اس پراجیکٹ میں تمام تھانوں کو آئی جی آفس سے منسلک کر دیا جائے گا۔2008 کے آخر تک پنجاب کے چھ اضلاع کے پولیس اسٹیشنز کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2008)

راولپنڈی میں ٹریفک روانی کے لئے اقدامات

***432:راجہ حنیف عباسی ایڈووکیٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

راولپنڈی میں تمام معروف چوکوں پر ٹریفک تیزی سے رواں رکھنے اور ٹریفک گزرنے میں آسانی پیدا کرنے کے لئے موجودہ حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیلا بتایا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2008   تاریخ ترسیل 19 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) قبل ازیں ٹریفک پولیس راولپنڈی کی ذیل نفری

سی ایس	انچ سی	اے ایس آئی	ایس آئی	آئی پی
187	43	48	49	12

راولپنڈی شہر کے تمام معروف چوک ہائے و گنجان آباد علاقوں کے 525 پوائنٹس پر تعینات تھے جو ٹریفک کو رواں دواں رکھتے تھے جن کے پاس

جیپ	پک اپ	بس	موٹر سائیکل	وائرلیس سیٹ
3	11	1	38	96

موجود تھے

متذکرہ بالا نفری ٹریفک کو رواں رکھنے کے ساتھ ساتھ اوسطاً سال میں 389 وی وی آئی پی ڈیوٹیاں بھی سرانجام دیتی تھی وی وی آئی پی موومنٹ کے دوران متذکرہ بالا نفری کو اہم چوک ہائے سے اٹھا کر وی وی آئی پی روٹ پر مجبوراً بھجوا دیا جاتا تھا۔جس کی وجہ سے چوک ہائے میں ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ پیش آتی تھی۔

تاہم اب پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے راولپنڈی شہر میں نیا ٹریفک سسٹم (سٹی ٹریفک پولیس) شروع ہو چکا ہے۔راولپنڈی شہر میں ٹریفک کو رواں دواں رکھنے کے لئے

TW	STW	TO/DSP	SP/STO	SSP/CTO
878	33	4	1	1

تعینات کئے گئے ہیں۔جن کے پاس جدید

جیپ	پک اپ	کلٹس کار	ہائی ایس	بس	ٹویوٹا	موبائل	کار	موٹر	وائرلیس

					ٹرک	کنٹین		سائیکل	سیٹ
2	18	11	1	4	1	2	5	549	1034

نوجوان ٹریفک وارڈنز عموماً معروف چوک ہائے میں تقریباً 4 / 4 وارڈنز پر مشتمل نفری تعینات کی جاتی ہے جو ٹریفک کی روانی بہتر بنانے کے لئے انتھک محنت کر رہے ہیں۔اس کی مثال یوں پیش کی جاسکتی ہے کہ راولپنڈی کا صادق آباد شہر جو کہ بغیر کسی پلاننگ کے آباد ہوا ہے۔جہاں تنگ سڑکیں، کمرشل پلازے اور پارکنگ نہ ہونے کے باوجود آج تک بفضل خدا صرف اور صرف ٹریفک پولیس راولپنڈی کی انتھک محنت، جانفشانی، تندہی اور لگن کے ساتھ ڈیوٹی کرنے کا یہ ثمر ہے کہ لوگ رش کے اوقات، جلسے جلوس اور وی آئی پی موومنٹ کے باوجود وقت پر گھر، دفتر اور دوکانوں و کاروباری مراکز پر پہنچ رہے ہیں۔

عوامی حکومت کے دور میں مری روڈ کے اوپر اکثر اوقات جلسے جلوس منعقد ہوتے ہیں جن کے لئے علیٰحدہ ٹریفک پلان ترتیب دیا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بہت بڑے جلسے جلوس لیاقت باغ وملحقہ علاقوں میں منعقد ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور ٹریفک ڈائیورشن پلان کی وجہ سے ٹریفک کی روانی میں کوئی خلل نہ پڑتا ہے اور عوام الناس کو ٹریفک کی روانی کے سلسلہ میں کوئی شکایت نہ ہوتی ہے۔راولپنڈی شہر کی معروف سڑک مری روڈ جو کہ 1999 میں کشادہ کی گئی تھی اس وقت تقریباً 125 سے 130 گاڑیاں ماہانہ ای ٹی او آفس راولپنڈی کے پاس رجسٹرڈ ہو رہی تھیں۔جبکہ آجکل 3000 سے 3500 گاڑیاں ماہانہ رجسٹرڈ ہو رہی ہیں۔ مگر مری روڈ 1999 والا ہی ہے۔جب کہ آج کل راولپنڈی شہر میں تقریباً 340000 گاڑیاں چل رہی ہیں۔علاوہ ازیں اسلام آباد کی رجسٹرڈ گاڑیاں بھی راولپنڈی شہر میں سارا دن دوڑتی پھرتی ہیں مگر اس کے باوجود پرانی روڈ ڈیزائننگ، کمرشل پلازوں اور کاروباری مراکز کی بھرمار کے باوجود ٹریفک پولیس راولپنڈی پبلک کی سہولت کے لئے دن رات کوشاں اور ٹریفک کی روانی میں بغیر خلل اور رکاوٹ کے برسرپیکار ہے۔یہ پنجاب حکومت کی پلاننگ، فراخدلی اور دوراندیشی کا نتیجہ ہے کہ راولپنڈی شہر کو درج بالا انفراسٹرکچر سے لیس کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 ستمبر 2008)

لاہور ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی میں جوئے کے بکنگ ہاؤسز و دیگر تفصیلات

***501: میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اور اس سے ملحقہ پوش علاقوں میں 50 سے 100 کے قریب جواریوں اور بکیوں نے بکنگ ہاؤس بنا رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی تھانوں کے اہلکاران وافسران اس مکروہ کاروبار میں اپنا کمیشن لے کر جواریوں اور بکیوں کا ساتھ دیتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے اہلکاران وافسران کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

(ج) ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اور اس سے ملحقہ پوش علاقوں میں 2003 کے بعد اب تک کتنے جوئے کے بکنگ ہاؤسوں پر چھاپے مارے گئے ہیں، کتنے جواری اور بکیے گرفتار ہوئے، کتنے پرچے درج کئے گئے، کتنے جواریوں کو سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر درج بالا جزو "الف" کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بکنگ ہاؤسز کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2008 تاریخ ترسیل 16 جون 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور میں ہر ٹاؤنز کی سطح پر لرننگ و ڈرائیونگ سنٹرز بنانے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

***571: جناب وسیم قادر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں صرف ایک لرننگ وڈرائیونگ لائسنس سنٹر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے ہر ٹاؤن میں لرننگ سنٹر قائم کئے گئے تھے، جبکہ اب ٹریفک پولیس نے ٹاؤنز سے لرننگ سنٹرز ختم کردیئے ہیں، جس کی وجہ سے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تربیت یافتہ ملازمین کو ہٹاکر بھاری تنخواہ لینے والی غیر تربیت یافتہ لیڈی وارڈنز کو لائسنس بنانے کے کام پر لگادیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لائسنس ٹریفک آفس ضلع کچہری سے بنتا ہے جب کہ ٹیسٹ وغیرہ قذافی اسٹیڈیم میں لئے جاتے ہیں، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت دوبارہ ٹاؤنیز میں لرننگ سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایک کروڑ آبادی رکھنے والے شہر لاہور کے لئے لرننگ وڈرائیونگ لائسنس سنٹر اور وہاں تربیت یافتہ ملازمین کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2008 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست نہ ہے۔ لاہور میں اس وقت چھ لرنر بوتھ دفتر چیف ٹریفک آفیسر لاہور قائم کئے گئے ہیں، جہاں پر چھ لیڈی وارڈنز مع دوسرے ٹریفک سٹاف کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تاہم حتمی طور پر لائسنس کا اجرا دفتر چیف ٹریفک آفیسر لاہور میں قائم کردہ کمپیوٹر سیل سے کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لاہور میں مزید دو مقامات پر لرنر بوتھ ہائے قائم کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

(1) لبرٹی مارکیٹ (2) تھانہ شمالی چھاؤنی

لرنر متذکرہ بالا میں 2/2 لیڈی وارڈنز علیحدہ علیحدہ اپنے فرائض (فیڈنگ) سرانجام دے رہی ہیں تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ خدمات مہیا کی جاسکیں اور جلد از جلد لرنز لائسنس کا حصول ممکن بنایا جاسکے۔

(ب) لاہور میں کمپیوٹرائزڈ لرنز لائسنس کے اجراء سے قبل ذیل مقامات پر لرنر بوتھ ہائے قائم کئے گئے تھے جہاں پر مینوئل طریقے سے لرنز لائسنس کا اجرا کیا جاتا تھا۔

(1) ماڈل ٹاؤن، کلمہ چوک کیاسک (2) داتا گنج بخش ٹاؤن، ریواز گارڈن

(3) تھانہ سرور روڈ کینٹ (4) تھانہ مغل پورہ

(5) تھانہ سول لائنز، بلڈنگ دفتر (15) (6) دفتر ایس پی ٹریفک لاہور

تاہم لرنز لائسنسوں کو کمپیوٹرائزڈ کئے جانے کے بعد سوال الف کے جواب میں بیان کئے گئے مقامات پر لرنر بوتھ ہائے قائم کئے گئے ہیں جہاں پر کمپیوٹرائزڈ لرنز لائسنس کا اجراء عمل میں لایا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے لرنز لائسنس کے حصول کے سلسلے میں عوام کے مسائل کو ختم کرنے کے لئے گریجوایٹ لیڈی وارڈنز کو تعینات کیا گیا ہے تاکہ عوام کو بہتر سروس مہیا کی جاسکے تاہم ان لیڈی وارڈنز کے ساتھ بقایا تربیت یافتہ عملہ بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ لائسنس ٹریفک آفس ضلع کچہری سے بنتا ہے چونکہ روڈ ٹیسٹ کے لئے دفتر میں مناسب جگہ درکار نہ ہونے پر ڈرائیونگ ٹیسٹ قذافی سٹیڈیم لئے جاتے ہیں تاہم حتمی طور پر ڈرائیونگ لائسنس کا اجرا دفتر چیف ٹریفک آفیسر لاہور سے ہی ہوتا ہے۔

(ہ) عوام کے مسائل کو کم کرنے اور لرنر لائسنس کے جلد حصول کے لئے لاہور میں 10 مقامات پر لرنر سنٹر کھولے جائیں گے جسکے لئے ضروری پراسیس جاری ہے۔

(و) سٹی ٹریفک پولیس نہ صرف لاہور میں ٹریفک کو بہترین خطوط پر استوار کرنے کے لئے کوشاں ہے بلکہ عوام کو لائسنس سے متعلقہ درپیش مسائل پر بھی قابو پا رہی ہے جس کے لئے عوامی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپوٹرائزڈ لائسنس کے اجرا کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اور لرنر بوتھ ہائے پر تربیت یافتہ وارڈنز / لیڈی وارڈنز کو تعینات کیا گیا ہے تاکہ عوام کو بہترین خدمات مہیا کی جا سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2008)

ضلع بہاول نگر میں 2002 تا 2008 کے دوران بھرتی کی صورتحال

*593: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاول نگر میں سال 2002 تا 2007 پولیس میں کنٹریکٹ یا ریگولر مختلف اسامیوں پر بھرتی ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی سفارش کی بنیاد پر اور ایم پی اے، ایم این اے اور وزراء کے کوٹہ کے ذریعے کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ بھرتی ضلع کی بنیاد پر ہوئی ہے یا تحصیل کی بنیاد پر اگر تحصیل کی بنیاد پر بھرتی ہوئی ہے تو ہر تحصیل کے لئے مختلف اسامیوں کی تعداد کیا تھی؟

(د) کیا مذکورہ بھرتی کے ذریعے تمام خالی اسامیوں کو پر کر لیا گیا ہے یا ابھی تک کچھ اسامیاں خالی ہیں تو کتنی ہیں؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنٹریکٹ اور سفارش کی بنیاد پر کی گئی بھرتی منسوخ کرنے کو تیار ہے اور خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 جون 2008 تاریخ ترسیل 12 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں سال 2002 سے لے کر سال 2006 تک بھرتی برائے پٹرولنگ پولیس، پنجاب کنسٹیبلری و ضلع پولیس عمل میں لائی گئی ہے جب کہ سال 2007 سے تا حال کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے تمام بھرتیاں مستقل بنیادوں پر کی گئی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بھرتی مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

(ج) بھرتی ضلع کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

(د) اس وقت کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ہ) تمام اسامیاں میرٹ کی بنیاد پر مستقل بنیادوں پر بھرتی کے ذریعے پر ہو چکی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21-اکتوبر 2008)

یوسی 87 کے چکوک کو تھانہ صدر میاں چنوں میں شامل کرنے کا مسئلہ

*612: رانا بابر حسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یوسی 87 تحصیل میاں چنوں کے چکوک تھانہ چھب میں شامل ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ چکوک تھانہ چھب سے کافی دور ہیں اور تھانہ صدر میاں چنوں سے قریب ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان چکوک کے لوگوں کی مشکلات کے پیش نظر ان کو تھانہ صدر میاں چنوں میں شامل کرنے کا نوٹیفیکیشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 جون 2008 تاریخ ترسیل 26 جون 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یونین کونسل نمبر 87 تحصیل میاں چنوں درج ذیل 8 چکوک پر مشتمل ہے:-

15/98 ایل، 15/99 ایل، 15/100 آرائیاں نوالہ، ایل، 100 سابقہ 15-ایل 101/15 ایل، 15/105 ایل

،15/106 ایل، 15/109 ایل یہ درست ہے کہ اس یونین کونسل کے چکوک تھانہ چھب کلاں میں شامل ہیں-

(ب) مذکورہ بالا 8 چکوک میں سے 5 چکوک تھانہ صدر میاں چنوں کے نزدیک ہیں جبکہ 3 چکوک تھانہ چھب کلاں کے نزدیک ہیں-

چکوک جو تھانہ صدر میاں چنوں کے نزدیک ہیں:-

1-ایل-15/98 2-ایل- 15/99 3-ایل- 15/100 سابقہ 4-ایل- 15/100 آرائیانوالہ 5-ایل-

15/109

چکوک جو تھانہ چھب کلاں کے نزدیک ہیں

1-ایل- 15/101 2-ایل- 15/105 3 -ایل- 15/106 مذکورہ بالا چکوک کی آبادی سے رائے لیے بغیر کہ وہ کس تھانہ میں اپنے گاؤں شامل کروانا چاہتے ہیں صرف فاصلہ کی بنیاد کرنا ناممکن ہے کہ اس یونین کونسل کے چکوک کس تھانہ کے ساتھ شامل کیے جائیں اس بارے میں یونین کونسل کے چکوک کے رہائشی افراد سے رائے حاصل کرنے کے بعد ان کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جانا مناسب ہے-

(ج) اگر یونین کونسل نمبر 87 میں شامل چکوک کی آبادی تھانہ صدر میاں چنوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتی ہے تو اس کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت اس بارے میں بہتر فیصلہ فرما سکتی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

جنوری تا مارچ 2008، صوبہ میں عورتوں پر تشدد و دیگر واقعات کی تفصیل

***712: محترمہ آمنہ جہانگیر:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری تا مارچ 2008 شہری علاقوں میں عورتوں پر تشدد کے 275 واقعات ہوئے جب کہ صوبے کے دیہی علاقوں میں ایسے 186 واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران صوبے کے 35 اضلاع میں ایسے واقعات کی کل تعداد 546 تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان واقعات میں 141 قتل، جن میں سے 11 عزت کے نام پر قتل شامل ہیں، 177 اغوا، 56 عورتوں کو زخمی کرنے، 42 زنا، جس میں 8 گینگ ریپ شامل ہیں، 27 خودکشی، 34 گھریلو تشدد، 13 جنسی حملوں، 13 ارادہ قتل، 10 حراستی تشدد، چھ جلانے کے، 4 منشیات اور 20 مختلف نوعیت کے تشدد کے واقعات شامل ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس نے 546 واقعات میں سے صرف 402 (کل کا 74 فیصد) واقعات کا مقدمہ درج کیا، مذکورہ بالا تمام واقعات کے مقدمات کیوں درج نہیں کئے گئے، وجوہات بیان فرمائیں نیز حکومت عورتوں پر تشدد کے خاتمہ کے لئے کونسے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2008 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف، ب، ج، د) کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

پی پی 32 سرگودھا کے تھانوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***713: چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 32 سرگودھا کے تھانوں میں انسپکٹر، سب انسپکٹر، اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبلوں کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے اور اس وقت ان تھانوں میں موجود نفری کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ نفری منظور شدہ اسامیوں کی تعداد سے کم ہے، کیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

پی پی 280 بہاولنگر میں 2006 سے آج تک راہزنی، ڈکیتی، زنا کے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

***719: جناب آصف منظور موہل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 280 پی پی بہاولنگر میں جنوری 2006 سے اب تک رہزنی، ڈکیتی، ناجائز اسلحہ، قتل اور حدود آرڈیننس کے تحت کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے اور کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں، تھانہ وائز تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ 280 کی حدود میں جرائم کی شرح اور مقدمات کی شرح میں ہر سال شدت سے اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) پی پی 280 کی حدود میں قائم تھانوں کے ایس ایچ اوز نے جرائم کی روک تھام کیلئے کیا حکمت عملی وضع کی ہے اور زیر تفتیش مقدمات کو جلد مکمل کر کے چالان عدالتوں میں بھجوانے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) تھانہ مدرسہ اور تھانہ شہر فرید بہاولنگر میں 2006 سے تاحال جرائم کی شرح میں اضافہ ہوا یا کمی، اگر اضافہ ہوا تو اسکی وجوہات کیا ہیں، آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ بالا تھانہ جات میں جرائم کی شرح کو کم کرنے کیلئے موجودہ ایس ایچ او صاحبان نے کیا کیا اقدامات اٹھائے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ مدرسہ اور تھانہ شہر فرید کی حدود میں دریائے ستلج کی بیٹ کے ارد گرد کی آبادیاں اکثر جرائم پیشہ لوگوں کی آماجگاہیں ہیں متعلقہ تھانوں کے ایس ایچ اوز نے یہاں پر کتنی دفعہ چھاپہ مارا اور کتنے جرائم پیشہ لوگوں کو وہاں سے پکڑا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) حلقہ پی پی 280 بہاولنگر کی حدود میں پانچ تھانہ جات تھانہ ڈونگہ بونگہ، تھانہ مدرسہ، تھانہ تخت محل، تھانہ صدر چشتیاں اور تھانہ شہر فرید کے مواضعات واقع ہیں۔ مواضعات کی تعداد تھانہ ڈونگہ بھونگہ 41 مواضعات، تھانہ مدرسہ 13 مواضعات، تھانہ تخت محل 6 مواضعات، تھانہ صدر چشتیاں 43 مواضعات جب کہ شہر فرید میں 14 مواضعات واقع ہیں۔ تھانہ وائز مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:-

تھانہ ڈونگہ بونگہ:-

قتل کے 17 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 14 مقدمات چالان عدالت ہوئے، 2 مقدمات خارج ہوئے جب کہ ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے-

ڈکیتی کے 2 مقدمات درج ہوئے، ایک مقدمہ چالان عدالت ہوا جب کہ ایک مقدمہ خارج ہو چکا ہے-

راہزنی کے 24 مقدمات درج ہے جن میں سے 21 مقدمات چالان عدالت ہو چکے ہیں جب کہ 3 مقدمات خارج ہو چکے ہیں-

اسلحہ آرڈیننس کے تحت 89 مقدمات درج ہوئے اور 89 مقدمات ہی چالان عدالت ہوئے-

حدود آرڈیننس کے 29 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 17 مقدمات چالان عدالت ہو چکے ہیں جب کہ 11 مقدمات خارج ہو چکے ہیں ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے-

تھانہ تخت محل:-

تھانہ تخت محل میں قتل، ڈکیتی، راہزنی اور حدود آرڈیننس کا کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا جب کہ اسلحہ آرڈیننس کے 4 مقدمات ہوئے جو کہ چالان عدالت ہو چکے ہیں-

تھانہ مدرسہ:-

قتل کے 3 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 2 مقدمات چالان ہو چکے ہیں اور ایک مقدمہ عدم پتہ ہوا-

ڈکیتی کے 5 مقدمات درج ہوئے 4 مقدمات چالان عدالت ہوئے جب کہ ایک مقدمہ خارج ہو چکا ہے-

راہزنی کے 7 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 6 مقدمات چالان عدالت ہو چکے ہیں، جب ک ایک مقدمہ ابھی زیر تفتیش ہے-

اسلحہ آرڈیننس کے تحت 34 مقدمات درج ہوئے اور 34 مقدمات ہی چالان عدالت ہوئے-

حدود آرڈیننس کے 14 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 8 مقدمات چالان ہو چکے ہیں جب کہ 3 مقدمات خارج ہو چکے ہیں جب کہ 3 مقدمات زیر تفتیش ہیں-

تھانہ صدر چشتیاں:-

قتل کے پانچ مقدمات درج ہوئے جن میں سے 4 مقدمات چالان عدالت ہوئے جب کہ ایک مقدمہ ابھی تک زیر تفتیش ہے-

ڈکیتی کے 2 مقدمات درج ہوئے اور 2 مقدمات ہی چالان عدالت ہوئے-

راہزنی کے 33 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 28 مقدمات چالان عدالت ہو چکے ہیں 2 مقدمات خارج ہو چکے ہیں جب کہ 3 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں-

اسلحہ آرڈیننس کے تحت 115 مقدمات درج ہوئے اور 115 مقدمات ہی چالان ہوئے-

حدود آرڈیننس کے 2 مقدمات درج ہوئے جن میں سے ایک مقدمہ چالان عدالت ہوا اور ایک مقدمہ خارج ہوا-

تھانہ شہر فرید:-

قتل کے 11 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 10 مقدمات چالان عدالت ہوئے جب کہ ایک مقدمہ خارج ہو چکا ہے-

ڈکیتی کے 2 مقدمات درج ہوئے اور 2 مقدمات ہی چالان عدالت ہوئے-

راہزنی کے 7 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 6 مقدمات چالان عدالت ہو چکے ہیں جب کہ ایک خارج ہو چکا ہے-

اسلحہ آرڈیننس کے تحت 79 مقدمات درج ہوئے اور 79 مقدمات ہی چالان ہوئے-

حدود آرڈیننس کے 16 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 9 مقدمات چالان عدالت ہوئے، 5 مقدمات خارج ہوئے جب کہ 2 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں-

(ب) سوال نمبر ایک کے جواب سے واضح ہے کہ سال 2006 سے جولائی 2008 تک سنگین جرائم میں مسلسل کمی آئی ہے-

(ج) ان تھانہ جات کی پولیس جرائم کی سرکوبی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے- مندرجہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ پولیس جرائم میں کمی لانے میں کامیاب ہوئی ہے- سنگین جرائم پر قابو پانے کے لئے 24 گھنٹے خصوصاً رات کے وقت لنک روڈ اور جرائم کے حوالے

سے حساس علاقوں میں مؤثر گشت کی جاتی ہے جب کہ دیہاتوں میں ٹھیکری پہرہ کو یقینی بنایا گیا ہے مقدمات کی تفتیش سائنسی بنیادوں پر کی جارہی ہے اور مقدمات کے چالان غیر ضروری تاخیر سے عدالت میں بھجوائے جاتے ہیں۔

(د) درج بالا سوال نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار سے واضح ہے کہ تھانہ مدرسہ میں جرائم میں بدستور کمی واقع ہوئی ہے جب کہ تھانہ شہر فرید میں زیادتی ہوئی ہے۔سال 2007 میں پولیس نے خصوصی مہم چلا کر زیادہ سے زیادہ ناجائز اسلحہ برآمد کیا جس سے مقدمات کی تعداد بڑھ گئی۔ اب حکومتی پالیسی کے تحت فری رجسٹریشن کو یقینی بنایا جارہا ہے جس کی وجہ سے بھی مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔اکثر لوگ اپنے مخالفین کو دبانے کے لئے جھوٹے مقدمات درج کرواتے ہیں۔اس سال تھانہ شہر فرید میں درج ہونے والے مقدمات راہزنی اور حدود آرڈیننس میں کل 6 مقدمات خارج ہو چکے ہیں۔

(ہ) مذکورہ بالا تھانہ جات کی پولیس بالخصوص اور ضلعی پولیس بالعموم سنگین جرائم میں کمی لانے کے لئے مؤثر گشت، انسدادی کارروائی، ٹھیکری پہرہ کا انتظام کیا ہے اور ناجائز اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔اس کے علاوہ حکومتی پالیسی کے تحت سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان سے انٹیروگیشن اور ان کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے تاکہ وہ دوبارہ جرائم سرزد نہ کرسکیں۔ حکومتی پالیسی کے تحت پٹرول پمپوں کے مالکان اور انجمن تاجران سے میٹنگ کر کے ان کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لئے بڑی بڑی دوکانوں اور پٹرول پمپوں پر سیکورٹی گارڈ تعینات کروائے گئے ہیں۔

(و) یہ درست نہ ہے البتہ دریائی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں جرائم پیشہ افراد کا گزرنا تو ممکن ہو سکتا ہے۔لیکن پولیس ہمہ وقت ان کے تعاقب میں رہتی ہے اور وہ کسی قسم کی کارروائی کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ان علاقوں میں روزانہ گشت کی جاتی ہے دریائی علاقوں میں پولیس کے خصوصی دستے بھی تعینات کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20-اگست 2008)

پی پی 280 میں تھانہ مدرسہ، تھانہ شہر فرید کی حدود میں جرائم میں اضافہ و دیگر تفصیلات

***720: جناب آصف منظور موہل:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی 280، تھانہ مدرسہ اور تھانہ شہر فرید بہاولنگر میں 07-2006 سے اب تک کتنے افراد قتل ہوئے، کتنے افراد کو قتل کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور کتنے عدالتی اشتہاری ہیں؟

(ب) مذکورہ تھانوں میں کرائم کا گراف 2004 سے آج تک کیا رہا ہے نیز جرائم کے تدارک کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بالا تھانوں کی حدود میں کتنے منشیات فروشی اور جوئے کے اڈے ہیں؟

(د) مذکورہ تھانوں کی حدود میں 2004 سے آج تک کتنے منشیات فروشوں اور جواریوں کو پکڑا گیا ان اڈوں کو ختم کرنے کیلئے متعلقہ انتظامیہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، انکی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) 07-2006 میں پی پی 280 میں کتنی چوریاں، ڈکیتیاں درج ہوئیں ان ڈکیتیوں، چوریوں میں پولیس نے کتنے ملزمان کو حراست میں لیا اور ان کو کیا کیا سزائیں دلوائی گئیں، ان ملزموں کے نام اور ان پر لگائی گئی دفعات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تھانہ مدرسہ اور شہر فرید کے علاقہ جات حلقہ پی پی 280 سال 2006 اور سال 2007 میں قتل ہونے والے افراد اور قتل کے جرم میں گرفتار ہونے والے اشخاص اور ان میں عدالتی اشتہاری اشخاص کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

تھانہ مدرسہ:-سال2006اور2007میں تین افراد قتل ہوئے اور چھ اشخاص گرفتار ہوکر چالان ہوئے۔کوئی عدالتی اشتہاری نہ ہے۔

تھانہ شہر فرید:سال07-2006میں دس افراد قتل ہوئے اور23اشخاص گرفتار ہوکر چالان ہوئے جب کہ ایک شخص ابھی تک اشتہاری ہے جس کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

(ب)مذکورہ بالا تھانہ جات میں حلقہ پی پی280کے جرائم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے:-

تھانہ مدرسہ	سال2004	2005	2006	2007	2008
	75	79	129	109	86
تھانہ شہر فرید	سال2004	2005	2006	2007	2008
	65	75	137	126	105

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ تھانہ مدرسہ میں سال2005اور2006میں زیادتی ہوئی جب کہ سال2007 اور2008میں کمی واقع ہوئی ہے اور تھانہ شہر فرید میں سال2006میں زیادتی ہوئی جب کہ سال08-2007میں بدستور کمی واقع ہوئی ہے۔ضلع پولیس جرائم میں کمی لانے کے لئے موثر پٹرولنگ ٹھیکری پہرہ ٹارگٹ افینڈرز کی گرفتاری اور دریائی علاقوں میں پکٹنگ کر رہی ہے اور اس کے علاوہ غنڈہ آرڈیننس اور ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی انسدادی بھی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(ج)مذکورہ بالا تھانوں میں منشیات فروش اور جوئے کے اڈے نہ ہیں۔

(د)سال2004سے اب تک مذکورہ بالا دونوں تھانہ کی حدود حلقہ پی پی280میں سے تھانہ مدرسہ اور تھانہ شہر فرید میں40افراد کو منشیات کے خلاف کارروائی میں گرفتار کیا گیا اور15جواریوں کو گرفتار کیا گیا۔ان جرائم پر قابو پانے کے لئے مشکوک افراد اور جگہوں کی نگرانی کی جارہی ہے۔

(ہ)سال07-2006میں مندرجہ بالا تھانہ جات کی حدود حلقہ پی پی280میں ہونے والی چوریوں اور ڈکیتیوں کی تعداد ذیل ہے:-

تھانہ مدرسہ:

تعداد مقامات	خارج	چالان	تعداد گرفتار شدہ اشخاص
64	3	61	80

تھانہ شہر فرید:

تعداد مقدمات	خارج	چالان	تعداد گرفتار شدہ اشخاص
48	7	41	96

مندرجہ بالا مقدمات چالان ہوکر زیر سماعت عدات ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب17-نومبر2008)

لاہ

***778:محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اغوا کی وارداتیں سرعام ہورہی ہیں،انتظامیہ اغوا کی وارداتوں کے تدارک کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) جنوری2008سے آج تک لاہور شہر میں اغوا کی کتنی وارداتیں ہوئیں،ان میں سے کتنے اغوا شدگان کو بازیاب کروالیا گیا ہے اور کتنے ابھی تک بازیاب نہیں ہوسکے نیز اسکی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج)لاہور شہر میں2005سے اب تک جرائم کی شرح میں اضافہ ہوا ہے یا کمی،اگر اضافہ ہوا ہے تو اسکی بڑی وجوہات کیا ہیں اور جرائم کی شرح کو کم کرنے کیلئے موجودہ متعلقہ انتظامیہ کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی18جون2008 تاریخ ترسیل19جولائی2008)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور شہر میں اغوائی وارداتیں سر عام ہو رہی ہیں بلکہ ایسی وارداتوں پر کافی حد تک کنٹرول ہے تاہم ایسی وارداتوں کے انسداد کے لئے شہر میں پٹرولنگ کو مؤثر بنا دیا گیا ہے۔سکواڈ ہائے کو بھی بریف کر کے مزید فعال کیا گیا ہے۔اہم مقامات پر پیدل گشت کا انتظام کیا گیا ہے اور ملازمان کی سادہ کپڑوں میں بھی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ایسے جرائم کے تدارک کے لئے تمام تر ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے۔

(ب) جنوری 2008 سے آج تک لاہور شہر میں اغوائی کل 931 وارداتیں ہوئیں ان میں سے 682 اغوائشدگان کو بازیاب کروالیا گیا ہے اور 343 اغوائشدگان کوشش کے باوجود ابھی تک بازیاب نہ ہو سکے ہیں۔جن کی بازیابی کے لئے تفتیشی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں معنویان کی برآمدگی و سرسبز گی مقدمات کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے۔

(ج) لاہور شہر میں 2005 سے اب تک جرائم کی شرح میں بتدریج اضافہ ہوا ہے جس کی بڑی وجوہات آبادی میں اضافہ، مہنگائی میں اضافہ بڑھتی ہوئی بے روزگاری ہیں۔جرائم کے انسداد کے لئے شہر میں پٹرولنگ کو مؤثر بنا دیا گیا ہے۔سکواڈ ہائے کو بھی بریف کر کے مزید فعال کیا گیا ہے۔اہم مقامات پر ملازمین کی باوردی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔مارکیٹ ہائے میں بھی پیدل گشت کا انتظام کیا گیا ہے اور ملازمان کی سادہ کپڑوں میں بھی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ ایسے جرائم کے تدارک کے لئے تمام تر ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2008)

لاہور۔ 2002 سے اب تک چوری، ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں و دیگر تفصیلات

***779: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں جنوری 2007 سے اب تک چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی کتنی وارداتیں ہوئیں ان میں سے کتنے ملزمان کو پکڑا گیا اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں؟

(ب) 2007 سے اب تک کس کس تھانہ کی حدود میں چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتیں زیادہ ہوئیں اور کس تھانہ کی حدود میں سب سے کم ہوئیں، آگاہ فرمائیں اور ان وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام تھانوں کے انچارج صاحبان کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

(ج) 2005 سے اب تک تھانہ سول لائن کی حدود میں ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں، ان میں سے کتنی ڈکیتیوں کے ملزمان پکڑے گئے، ان سے برآمدگی ہوئی اور کتنی برآمدگیاں مالکان تک پہنچیں، جن ڈکیتیوں کے ملزمان نہیں پکڑے گئے انکی تفصیل سے آگاہ فرمائیں، ایف آئی آر نمبرز کتنا عرصہ سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) لاہور شہر میں جنوری 2007 سے اب تک چوری کی کل 11032، ڈکیتی کی 276 اور راہزنی کی 5013 وارداتیں ہوئیں جن میں سے چوری کے 5998 ڈکیتی کے 311 اور راہزنی کے 3295 ملزمان کو پکڑ کر حوالات جوڈیشل بجھوایا گیا اور قانون کے مطابق سزائیں دلوائی گئی ہیں

(ب) 2007 سے اب تک بیشتر تھانہ جات ڈیفنس اے، فیکٹری ایریا، برکی، نشتر کالونی میں رہزنی کی زیادہ وارداتیں ہوئیں جبکہ تھانہ جات ہر بنس پورہ، ہڈیارہ اور غالب مارکیٹ کی حدود میں کم واداتیں ہوئیں ان وارداتوں کے انسداد کے لئے شہر میں پٹرولنگ کو موثر بنایا گیا ہے سکواڈ ہائے کو بھی بریف کر کے مزید فعال کیا گیا ہے اہم مقامات پر ملازمان کی باوردی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے مارکیٹ ہائے میں

بھی پیدل گشت کا انتظام کیا گیا ہے اور ملازمان کی سادہ کپڑوں میں بھی ڈیوٹی لگائی گئی ہے ایسے جرائم کے تدارک کے لئے تمام تر ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے

(ج)2005 سے اب تک تھانہ سول لائن کی حدود میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

کا دھندہ

***833: محترمہ انجم صفدر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ کالج برائے خواتین (عید گاہ روڈ) فیصل آباد کی دیوار کے ساتھ۔ نشئی لوگ سر عام منشیات کا استعمال کرتے اور نشہ کے انجکشن وغیرہ لگاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقام نشئی لوگوں کی آماجگاہ ہے جن کی پشت پناہی بااثر لوگ کرتے ہیں اور یہاں پر باقاعدہ منشیات فروشی کا بھی دھندہ ہوتا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کے تعلیمی ماحول کو خراب کرنے والے، منشیات فروشوں، ان کی پشت پناہی کرنے والوں کے خلاف کوئی اقدام اٹھانے اور کالج کے تعلیمی ماحول کو سازگار بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 19 جون 2008 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اسلامیہ کالج برائے خواتین (عید گاہ روڈ) فیصل آباد کی دیوار کے ساتھ نشئی لوگ سر عام منشیات کا استعمال نہ کرتے ہیں اور نہ ہی نشہ کے انجیکشن لگاتے ہیں اسلامیہ کالج برائے خواتین عید گاہ روڈ فیصل آباد کے بالمقابل بستی عیسائیاں (کرسچین ٹاؤن) آباد ہے یہ لوگ غیر مسلم ہیں اور ان کے پاس شراب کے لائسنس کی آڑ میں شراب کی فروخت کا کاروبار کرتے ہیں

(ب) اسلامیہ کالج برائے خواتین کی دیوار نشئی لوگوں کی آماجگاہ نہ ہے اور نہ ہی نشئی لوگوں کی پشت پناہی بااثر لوگ کرتے ہیں

(ج) حکومت منشیات فروشوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں لوگوں کے خلاف Prohibition Ordinance اور CNSA ایکٹ 1997 کے تحت سخت کارروائی کر رہی ہے سال 2008 میں ایسے لوگوں کے خلاف 49 مقدمات تھانہ گلبرک میں درج کیے گئے ہیں ان مقدمات میں ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا ہے مزید اسلامیہ کالج برائے خواتین کی ملحقہ دیواروں کے ساتھ منشیات کا استعمال کرنے والے لوگوں کے خلاف ڈیوٹی کے علاوہ سفید پارچات میں اضافی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جو دن رات عید گاہ روڈ جیل روڈ اور نڑوالا روڈ کے گرد گشت کرتے ہیں اور ایسے نشئیوں اور منشیات فروشوں کے پکڑے جانے پر ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

حادثے کی صورت میں گاڑی کے کاغذات جمع کرنے کی بجائے ڈرائیور کا لائسنس کینسل کرنے کی تجویز

***899: ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب بھی روڈ پر کوئی حادثہ ہوتا ہے تو ڈرائیور گاڑی کے کاغذات جمع کروا کے اپنا لائسنس بچا لیتا ہے جس کا نقصان گاڑی کے مالک کو ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرائیور گاڑی کے تمام کاغذات دے دے گا، گاڑی بند کروادے گا، کیونکہ سپرداری مالک نے کروانی ہوتی ہے ؟

(ج) کیاحکومت ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا حادثہ کی صورت میں ٹرانسپورٹ کے مالک کی بجائے ڈرائیور پر ذمہ داری ڈال کر اسے سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2008 تاریخ ترسیل 2 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جناب عالی ضمن الف کی روشنی میں جواب تحریر ہے کہ روڈ حادثے کی صورت میں ڈرائیور کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ رواں سال کے پہلے 6 ماہ کے دوران ٹریفک پولیس پنجاب نے حادثات کی صورت میں 887 لائسنس معطل کئے اور 81 لائسنس ہا کینسل کئے ٹریفک پولیس پنجاب حادثات کی روک تھام کیلئے ڈرائیوروں کو ٹریفک Awareness بھی دیتی ہے

(ب) جناب ضمن ب کی روشنی میں جواب تحریر ہے کہ ڈرائیورز ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور انہیں سزا بھی ہوتی ہے۔ جہاں تک سپرداری کا تعلق ہے تو ڈرائیور حضرات عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں اور کاغذات دکھا کر گاڑیوں کی سپرداری کروالیتے ہیں کیونکہ گاڑیوں کے کاغذات رجسٹریشن روٹ پرمٹ وغیرہ ڈرائیور کے پاس ہوتے ہیں

(ج) جناب عالی ضمن ج کی روشنی میں جواب تحریر ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی اور حادثات کی صورت میں گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاتی ہے۔ رواں سال 2008 کے پہلے 6 ماہ کے دوران 52675 ڈرائیورز گرفتار کیے گئے اور 1،49،672 گاڑیاں بند کی گئیں ہیں اور حادثات کی صورت میں ڈرایئوروں کے خلاف مقدمات بھی درج رجسٹر کیے گئے ہیں آئندہ حادثات کی صورت میں ڈرائیوروں کے خلاف مزید کارروائی کی جائے گی اور حالات وواقعات کے پیش نظر ڈرائیوروں کے لائسنس مزید کینسل کیئے جائیں گے

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

لیفکو کو مہیا کردہ پولیس اہلکاران کی تعداد و متعلقہ دیگر تفصیلات

***928: میجر (ر) عبدالرحمان رانا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیفکو کو آج تک ٹریفک پولیس کے کتنے اہلکاران مدد کے لئے مہیا کئے گئے ؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ کس قانون کے تحت مہیا کئے گئے ؟

(ج) کیا لیفکو سے آج تک کوئی پے منٹ وصول ہوئی ؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو کتنی رقم وصول ہوئی ؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2008 تاریخ ترسیل 26 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) لیفکو والوں کی مدد کرنے کے لیے ٹریفک سٹاف مہیا کئے جانے کی بابت نہ تو افسران بالا کی طرف سے کوئی حکم موصول ہوا اور نہ ہی ٹریفک پولیس کے اہلکاران اس مقصد کے لیے لیفکو والوں کو مہیا کئے گئے۔

(ب) چونکہ جز "الف" کا جواب منفی میں ہے اس لیے کسی قانون کا ذکر کیا جانا ممکن نہیں۔

(ج) چونکہ جز "ب" کا جواب بھی منفی میں ہے لہذا اس ضمن میں کوئی پے منٹ نہ ہوئی ہے۔

(د) چونکہ جز "ج" کا جواب بھی منفی میں ہے اس لیے رقم کا تعین نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی رقم وصول ہوئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

حادثے کی صورت میں گاڑی کے کاغذات کی بجائے ڈرائیور کا لائسنس جمع کرنے کا مسئلہ

*951: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب بھی کوئی حادثہ رونما ہوتا ہے تو ڈرائیور گاڑی کے کاغذات جمع کروا کر اپنا لائسنس بچا لیتا ہے جس کا نقصان گاڑی کے مالک کو ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حادثہ رونما ہونے کی صورت میں ڈرائیور حضرات کو معمولی جرمانہ کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے جبکہ نقصان کا تخمینہ ہزاروں یا لاکھوں روپے میں ہوتا ہے یا دوسری صورت میں پولیس ڈرائیور کو فرار ہونے میں مدد کرتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حادثہ کی صورت میں ڈرائیور گاڑی کے کاغذات جمع کروا کر اپنا لائسنس بچا لیتا ہے بلکہ جب بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے تو گاڑی کے ڈرائیور کا لائسنس قبضہ میں لیا جاتا ہے اور آئندہ برائے منسوخی متعلقہ لائسنسنگ اتھارٹی کو بھجوایا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حادثہ ہونے کی صورت میں ڈرائیور حضرات کو معمولی جرمانہ کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے یا پولیس ڈرائیور کو فرار ہونے میں مدد دیتی ہے بلکہ حادثہ کی صورت میں قصوروار ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کیا جاتا ہے اور ڈرائیور کو چالان عدالت کیا جاتا ہے جس کو جرمانہ یا سزا کا فیصلہ مجاز عدالت کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2008)

پولیس ملازمین کی ڈیوٹی آٹھ گھنٹے کرنے کا مسئلہ

*953: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پولیس ملازمین جو 24 گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہیں ان کے لئے افواج پاکستان کی طرح کھانے کے Mess بنانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) کیا حکومت پولیس ملازمین کی ڈیوٹی 24 گھنٹے سے کم کر کے 8 گھنٹے یا 10 گھنٹے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

تھانہ جوہر ٹاؤن لاہور میں قتل کے مقدمات کی تفصیل

*1028: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ جوہر ٹاؤن لاہور میں جنوری 2008 سے آج تک قتل کے کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) ان درج کیسوں پر آج تک کیا کارروائی ہوئی، کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور کتنے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

(ج) کتنے چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 13 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تھانہ جوہر ٹاؤن لاہور میں جنوری 2008 سے آج تک قتل کے 11 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) درج شدہ مقدمات کی تفتیش بذریعہ شعبہ تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے۔دوران تفتیش ان مقدمات میں 13 ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا ہے، بقایا مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے۔ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(ج) ان 11 مقدمات میں سے 4 مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالتوں میں پیش کئے گئے، جب کہ بقایا 7 مقدمات شعبہ تفتیش میں زیر تفتیش ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

چالان کی صورت میں فوری ادائیگی کی سہولت دینے کا مسئلہ

***1043: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنک ٹائم کے بعد یارات کو ٹریفک وارڈن جو چالان کرتے ہیں تو دوسری صبح بنک میں جرمانہ جمع کروا کر کاغذات لینے پڑتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیرون لاہور سے بسلسلہ سیر و شاپنگ آنے والے افراد کی اسی روز واپسی ہوتی ہے مذکورہ بالا صورتحال پر ان کی پریشانی قابل غور ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا چالان کی صورت میں چالان کی اسی وقت ادائیگی اور کاغذات کی واپسی کا طریقہ کار طے کر کے شہریوں کو سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

بے ہوش کر کے قیمتی اشیاء سے محروم کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

***1048: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوسرے شہروں سے لاہور آنے والے لوگوں کو جرائم پیشہ افراد دھوکہ دہی سے نشہ آور اشیاء، مشروب کھلا پلا کر قیمتی اشیاء اور نقدی سے محروم کر دیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں آدھے سے زیادہ افراد جان سے گزر جاتے ہیں مذکورہ وارداتوں کے یکم جنوری 2008 سے آج تک کے اعداد و شمار فراہم کریں نیز مرنے والوں کی تعداد اور پکڑنے جانے والوں کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان مخصوص گروہوں کی سرکوبی کیلئے کوئی سپیشل فورس یا کوئی خاص حکمت عملی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو وضاحت فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)ہاں یہ درست ہے کہ دوسرے شہروں سے لاہور آنے والے لوگوں کو جرائم پیشہ افراد دھوکہ دہی سے نشہ آور اشیأ/ مشروب کھلاپلا کر قیمتی اشیأاور نقدی سے محروم کر دیتے ہیں۔
(ب) یہ درست نہ ہے کہ ان میں آدھے سے زیادہ افراد جان سے گزر جاتے ہیں بلکہ ایسے واقعات میں کوئی بھی شخص ہلاک نہ ہوا تاہم ایسے واقعات کے متعلق یکم جنوری2008سے آج تک ضلع لاہور کے مختلف تھانہ جات میں کل 76 مقدمات درج ہوئے ہیں اوران میں 49 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں۔
(ج)اس سلسلہ میں حلقہ افسران مہتمم تھانہ جات کو مطلع کر کے مناسب ہدایت کی گئی ہے ایسے واقعات کے انسداد کیلئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے تاہم ان خصوصی گروہوں کی سرکوبی کے لئے سپیشل فورس یا کوئی خاص حکمت عملی اختیار کرنے کا معاملہ حکومت کے متعلقہ ہے اگر ایسا کوئی اقدام کیا جائے تو ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب16 نومبر2008)</u>

<u>لاہور شہر میں ٹریفک وارڈنز کی بھرتی کی صورتحال</u>

***1084: <u>مخدوم سید احمد محمود</u>:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور شہر میں ٹریفک وارڈن کی بھرتی میں 50 سے 60 فی صد لوگوں کا تعلق ضلع گجرات سے ہے؟
(ب) بھرتی شدہ ٹریفک وارڈنز میں سے کتنے لوگوں کے شناختی کارڈ ضلع گجرات کے ہیں؟
(ج) بھرتی شدہ ٹریفک وارڈنز میں سے کتنے لوگوں نے بھرتی کے ایام میں اپنے ڈومی سائل ضلع لاہور کے بنوائے؟

(د) کیا حکومت ان تمام بھرتی شدہ ٹریفک وارڈنز کی بھرتی میں گھپلوں کی تحقیقات کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی9 جولائی2008 تاریخ ترسیل 27اگست2008)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست نہ ہے سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں لاہور کے علاوہ قصور اوکاڑہ شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے حامل ڈومی

سائل رکھنے والے جوانوں کو بھرتی کیا گیا ہے ڈسٹرکٹ وائز وارڈنز کی تفصیل ذیل ہے

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ	تعداد	فیصدی
1	لاہور	2142	59.67%
2	قصور	374	10.41%
3	اوکاڑہ	431	12.00%
4	شیخوپورہ	482	13.42%
5	ننکانہ صاحب	161	4.88%
6	ٹوٹل	3590	99.98%

(ب) بھرتی شدہ ٹریفک وارڈنز میں سے صرف چار ٹریفک وارڈنز کا شناختی کارڈ ضلع گجرات کا ہے۔
(ج) بھرتی شدہ ٹریفک وارڈنز میں سے 295 لوگوں نے بھرتی کئے ایام میں اپنے ڈومی سائل ضلع لاہور کے بنوائے۔
(د) متعلقہ دفتر ہذا نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصوی جواب16 نومبر2008)</u>

ضلع سرگودھا میں تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1093: چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں تھانوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ تھانوں میں 18 فروری 2008 سے 7 جولائی 2008 تک کتنے ایس ایچ اوز تعینات ہو چکے ہیں اور کس کس تھانہ میں، ان کے نام اور عرصہ تعیناتی بیان کی جائے، کیا ان کی تعیناتی پولیس آرڈر میں بیان کئے گئے قواعد و ضوابط کے تحت عمل میں لائی گئی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانوں میں عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کیا کوئی ایس ایچ او یا عملہ بدعنوانی کی وجہ سے معطل ہوا ہے، اگر ہاں تو تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جناب عالی ضلع سرگودھا میں کل تھانہ جات کی تعداد 25 ہے

(ب) 18 فروری 2008 تا 07 جولائی 2008 تک ضلع ہذا میں 43 SHOs تبدیل ہوئے جن کا تبادلہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) جناب عالی مذکورہ تھانوں میں تعینات شدہ عملہ کی تعداد ذیل ہے

انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
21	76	144	70	668

(د) جناب عالی کوئی بھی SHOs مذکورہ عرصہ کے دوران بدعنوانی کی وجہ سے معطل نہ ہوا ہے جبکہ بدعنوانی کی وجہ سے معطل ہونے والے عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

تھانہ فیروزوالہ میں قتل کے مقدمات کی تفصیل

***1127: محترمہ سکینہ شاہین خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ فیروزوالہ میں جنوری 2008 سے جولائی 2008 تک قتل اور اقدام قتل کے کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) ان درج کیسوں پر آج تک کیا کارروائی ہوئی، کتنے نامزد ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور کتنے ملزمان آج تک مفرور ہیں، ان مفرور ملزمان کے خلاف مذکورہ تھانہ کی پولیس نے کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) کتنے چالان عدالتوں میں گئے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) قتل کے کل 14 مقدمات درج ہوئے اور اقدام قتل کے کل 27 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) قتل مقدمات اقدام قتل مقدمات

ملوث 41 ملوث 78

گرفتار27 گرفتار54

مفرور14 مفرور24

*مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے حسب ضابطہ کوشش جاری ہے۔

(ج) قتل کے مقدمات میں گیارہ چالان عدالت دیئے گئے جب کہ اقدام قتل کے مقدمات میں 14 چالان عدالت میں دیئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2008)

سیکنڈ ہینڈ گاڑی بیچنے کے لئے کلیرنس سرٹیفکیٹ دینے والے ادارے کے قیام کا مسئلہ

***1154: جناب ظہیر الدین خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ابھی تک ایسا ادارہ قائم نہیں کیا جو کسی بھی سیکنڈ ہینڈ گاڑی کی فروخت یا ٹرانسفر پر گاڑی کی مکمل جانچ پڑتال کر کے ایک Clearance certificate جاری کرے تاکہ خریدار کے خلاف بعد میں کسی قسم کی کارروائی نہ ہو سکے اگر ہاں تو ادارہ قائم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت کوئی ایسا ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو سادہ عوام جنہوں نے سیکنڈ ہینڈ گاڑی پوری قیمت پر خریدی ہو، بعد میں پولیس نے ان کی گاڑی بھی ضبط کر لی اور ان پر ناجائز طور پر مقدمات بھی درج ہے حالانکہ گاڑی خریدنے والا اس چوری کے بارے میں بالکل لاعلم تھا اس کے ازالے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ارکان اسمبلی اور ٹیکنوکریٹس پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دینے کے لئے تیار ہے جو اس مسئلہ کا بغور جائزہ لے کر اپنی سفارشات مرتب کرے اور رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے تاکہ رپورٹ پر بحث کر کے ایک Workable لائحہ عمل تیار کیا جا سکے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 27 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ پولیس میں سی آر او برانچ قائم ہے جو ہر قسم کی گاڑیوں کے متعلق کلیرنس سرٹیفکیٹ مہیا کرتی ہے لہذا ہر شخص کو چاہیئے کہ پرانی گاڑی خریدنے سے پہلے محکمہ ایکسائز / سی آر او برانچ سے رابطہ کرے تاکہ بعد میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے قبل ازیں محکمہ ایکسائز اور فالکن کنٹرول (محکمہ پولیس) میں سی آر او برانچ قائم ہے جو عوام الناس کی رہنمائی کے لئے حکومت پنجاب نے قائم کیا ہے اس محکمہ سے رجوع کر کے عام آدمی سیکنڈ ہینڈ گاڑی کے متعلق کلیرنس سرٹیفکیٹ حاصل کرے تاکہ بعد میں دشواری نہ ہو

(ج) حکومت پنجاب سیکنڈ ہینڈ گاڑیوں کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں محکمہ ایکسائز اور سی آر او برانچ کے علاوہ اگر کوئی دیگر ادارہ قائم کرنا چاہتی ہے تو عوام الناس کی رہنمائی کے لے بہتر ہو گا اور چوری شدہ گاڑیوں کی خرید و فروخت کے انسداد میں بھی اس ادارے سے مدد حاصل ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2008)

صوبہ میں اغوا برائے تاوان کے مقدمات میں اضافہ

***1159: میاں طارق محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بالعموم اور لاہور شہر میں بالخصوص بچوں کے اغوا برائے تاوان کے مقدمات میں اضافہ انتہائی تشویشناک صورت حال اختیار کر گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اغوا برائے تاوان کی یہ وارداتیں اپنی سنگینی کے اعتبار سے قتل سے کم نہیں اور اس کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات غیر مؤثر ثابت ہو چکے ہیں ؟

(ج) اغوا برائے تاوان کے لئے جو دہشت گردی کی عدالتیں قائم کی گئی ہیں ان میں 2004 تا 2007 کتنے کیس بھیجے گئے ہر کیس کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بتائی جائے ؟

کتنے کیسوں میں فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے کیس ابھی زیر التوا ہیں ؟

(د) کیا حکومتی ارکان اسمبلی اور Technocrats پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دینے کے لئے تیار ہے جو مذکورہ مسئلہ کا in Depth جائزہ لیکر اپنی حتمی سفارشات مرتب کرے جسے اسمبلی میں زیر بحث لا کر قابل عمل لائحہ عمل بنایا جاسکے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

حکومت کی طرف سے عوام کو سستا اور جلد انصاف مہیا کرنے کی ترجیحات

***1237: جناب ظہیر الدین:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عوام کو جلد اور سستا انصاف فراہم کرنے کا عندیہ دیا ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اب تک عوام کو جلد اور سستا انصاف مہیا کرنے کے سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں ؟

(ج) پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل (6) 18 کے تحت مقدمہ کی تفتیش کتنی دفعہ تبدیل ہو سکتی ہے ؟

(د) اگر دو سے زیادہ دفعہ تفتیش تبدیل ہو سکتی ہے تو پہلی تبدیلی اور دوسری تبدیلی کا حکم کون صادر کرتا ہے اور اسکے بعد تبدیلی کیسے عمل میں آتی ہے ؟

(ہ) حکومت کے اخراجات پر نادار اور غریب ملزمان کو حصول انصاف کے لئے وکیل صفائی فراہم کرنے کا کیا معیار ہے اور کیا شرائط ہیں ؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 5 ستمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف، ب)

(ج) پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 18(6) کے تحت مقدمہ کی تفتیش دو دفعہ تبدیل ہو سکتی ہے۔

(د) دو سے زیادہ دفعہ تفتیش تبدیل نہیں ہو سکتی ہے۔ پہلی تفتیش تبدیل کرنے کا حکم ایڈیشنل آئی جی (انوسٹی گیشن) پنجاب اور دوسری تفتیش تبدیل کرنے کا حکم انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب صادر کرتے ہیں۔ اس کے بعد تفتیش تبدیل نہیں ہو سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17-نومبر 2008)

لاہور   مقصود احمد ملک

18 نومبر 2008   سیکرٹری